تسلیم کیا اور اس بات کا یقین دلایا کہ وہ جو کچھ کریں گے ہماری بہتری کیلئے کرینگے۔ چنانچہ پیسہ اخبار اس جلسہ کی روئداد یوں لکھتا ہے۔

ایک شخص لکشمی گیرانے دوران تقریر میں کہا کہ حکومت نے ہندوؤں کے مظالم کی طرف سے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ لہذا ہمارے پاس کوئی چارہ نہ رہا کہ ہم ہندو مذہب چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کریں۔ جلسے کے صدر مسٹر پانپا باون بابا نے ایک پرجوش تقریر میں ہندو مذہب پر تبصرہ کیا۔ اور کہا کہ مسٹر گاندھی نے پونہ میں جو برت رکھا تھا۔ ہمیں ہندوؤں کی دائمی غلامی میں جکڑنے کیلئے ایک ڈھونگ کھڑا کیا تھا۔ آپ نے ڈنکے کی چوٹ کہا ہمارا تبدیلی مذہب کا خیال کوئی گیدڑ بھبکی نہیں ہے بلکہ ہم من حیث القوم اس ارادہ کو عملی لباس پہنانا چاہتے ہیں۔ اہل جلسہ نے اعلان کیا کہ مسٹر گاندھی ہمارا لیڈر نہیں ہے بلکہ ہمارے لیڈر ڈاکٹر امبیدکار ہیں جن پر ہمیں پورا پورا اعتماد ہے وہ جو کچھ کریں گے ہماری بہتری کیلئے کریں گے۔ لہذا ہم زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی پیروی کرنے کیلئے تیار ہیں ایک دو ہندوؤں نے ہریجنوں سے درخواست کی کہ وہ تبدیلی مذہب کے بارے میں نظر ثانی کریں لیکن ان پر خوب آوازے کسے گئے اور درگت بنائی گئی۔ ناظرین یہ ہے روئداد جلسہ کی جو آپ کی دلچسپی کیلئے لکھی گئی۔ اب پھر اچھوت بھائیوں سے اسلام کو پیش نظر رکھنے کی درخواست کرتے ہوئے رخصت ہوتا ہوں۔ فقط۔

اطراف عالم میں اسلام کیونکر پھیلا؟

(از مولوی ابو شحمہ خان متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی)

تاریخ اسلام کا یہ ایک اہم مسئلہ ہے کہ اقصائے عالم میں اسلام کیونکر پھیلا دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہ ہو گا جہاں شمس اسلام کی شعاعیں ذرات عالم کو روشن نہ کرتی ہوں مخالفین اور معترضین ہمیشہ کہا کرتے ہیں "اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا" حالانکہ بانی اسلام سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَالْعِلْمُ سِلَاحِیْ میرا ہتھیار علم ہے مخالفین اسلام اگر اس جملہ کو غور سے دیکھتے اور انصاف نظری سے کام لیتے تو کبھی ان کو اس کے کہنے کی جرأت نہ ہوتی غور کیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علم کو اپنی تلوار بتلا رہے ہیں اور ان فتوحات عظیمہ کو جو حاصل ہوتی ہیں ثمرات علم قرار دیتے ہیں مگر متعصبین نے اسلامی غلبہ و اقتدار کا سبب شمشیر براں بتلایا حقیقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فخر اینٹ چونا اور پتھر کی مزین دیواروں اور قلعوں خندقوں پر قابض ہو جانے میں نہیں یہ صداقت نبوت کیلئے کافی نہیں سکندر، تیمور، ہلاکو خاں، بونا پارٹ نے ایسے تماشے دنیا میں بہت کھیلے اور ظلم کے کھیتوں کی آبیاری انسانی خونوں سے کی۔ نبی کا امتیاز دلوں کے قلعوں اور قلوب کے حصنوں کو فتح کر لینے میں ہے۔ ثبوت کیلئے واقعہ خیبر کا مطالعہ کیجئے۔

جن دنوں اسلامی فوجوں نے ان یہود کے جو ملک میں اہل ایمان کے خلاف آتش جنگ و جدال بھڑکاتے رہتے تھے متعدد قلعوں پر قبضہ کرلیا تھا۔ انھیں ایام میں سرداران حبش کا ایک جم غفیر آستانہ نبوی پر اسلام لانے کیلئے حاضر ہوا اور بغیر چھیڑ چھاڑ کے اسلام کیلئے ہاتھ بڑھایا اور اسی اثنا میں ملک یمن سے ایک قافلہ جو کئی سو مسلمانوں پر مشتمل تھا باریاب سعادت ہوا اللہ تعالیٰ کو یہ دکھلانا منظور تھا کہ اے ہمارے رسول کی مخالفت کرنے والو اچھی طرح سے آنکھیں کھولکر دیکھو کہ تم اپنے مضبوط اور محفوظ قلعوں اور پتھروں کی دیواروں کے بھروسہ پر ایک ایسے رسول سے برسرپیکار رہتے ہو جس کی عالمگیر تعلیمات اور بہترین اخلاق ملک حبش میں بھی جو تمہارے ملک سے ہزاروں میل کے فاصلہ پر ہے در پردہ کام کررہے ہیں اور یمن کی وادیوں میں بھی آفتاب صداقت کی شعاعیں پہنچ رہی ہیں یہ حبش وہی ملک ہے جس کا جنرل اڈرم ملک یمن پر قابض ہونے کے بعد ۶۰ ہزار لشکر جرار اور ہاتھیوں کی ایک عظیم الشان جماعت کے ساتھ بیت اللہ الحرام کے انہدام کیلئے چلا مگر بطن محسر کی وسیع وادی میں دست قدرت نے طیرا بابیل کی معمولی کنکریوں سے بڑے بڑے ہاتھیوں کے مستک توڑ دیئے۔ ان یورش کرنے والوں اور جنگجو بہادروں کو کیا معلوم تھا کہ خود اُن کا شہنشاہ اعظم عبد اللہ کے یتیم فرزند صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل برداری کا اپنے آپ کو اولیں مستحق سمجھے گا اور ارض یمن کی ساری مخلوقات ملت بیضا کے مرکز ملی کی طرف اپنے سروں کو ٹیکے نظر آئے گی۔ نوجوانان اسلام آج متمدن اقوام کے جنگی مشاہدات بتلا رہے ہیں کہ کسی قوم کے فتح وظفر کا علم اسی وقت بلند ہو سکتا ہے جبکہ آلات حربیہ سے مسلح آہنی فوجوں سے طیار اور بڑے بڑے جرنیل اور قائدین لشکر اور ماہرین جنگ اس قوم سے وابستہ ہوں جن کی سطوت و ہیبت اور رعب و دبدبہ اور فنون حربیہ کی دھاک دوسری قوموں کے قلوب میں اس طرح جمی ہو کہ اس کے بڑے بڑے جنگی سپاہی اس کی ہیبت و جلال سے اپنے آبائی دین کے چھوڑنے پر اور دوسروں کی غلامی قبول کرنے پر مجبور ہو جائیں اس اصول جنگ کے معلوم ہو جانے کے بعد ہم پوچھتے ہیں کہ ایک بوریہ نشین، ارض حجاز کی پتھریلی زمین پر سونے والے بکریوں کے راعی نے شرجیل ابن حسنہ جیسے جنگی سپاہی زرار بن الازور جیسے ماہر حرب عدی بن حاتم جیسے مرد میدان عکرمہ بن ابی جہل جیسے قائد لشکر مقداد بن الاسود الکندی جیسے بہادر مقدام بن معدیکرب جیسے نبرد آزمودہ فوجی۔ خالد بن الولید جیسے سورما زبیر بن العوام اور علی مرتضیٰ جیسے نبرد آزماؤں کو کس تیر و تفنگ اور شمشیر براں سے مسخر کیا تھا؟ ہم دعویٰ کیساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہ ابطال حریت تھے جنھیں کسی کے تلوار کی چمک اور نیزے کے نوک ان کے آبائی دین کے چھوڑنے پر مجبور نہیں کرسکتے تھے بلکہ یہ مذہب صادق کی کشش تھی جس نے آستانہ نبوت پر ان کے سروں کو جھکا دیا ...... اور حقیقت تو یہ ہے کہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اندر محبت و رواداری کی ایک ایسی مقناطیسی کشش تھی جو بڑے بڑے پیل تنوں اور شیروں کو بھی اپنا خادم بنانے پر مجبور کر دیتی تھی۔

واقعات بدر میں مذکور ہے کہ حملہ آور کفار جب گرفتار ہو کر آئے تو اسوقت حضورؐ کو سخت بے چینی ہوئی اور رات کو آپ بالکل نہ سوئے حالت اضطراب میں کروٹیں بدلتے رہے ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ آج رات